محبو ب کبریا ﷺ حلیمہ سعدیہ (سلام اللہ علیہا) کے گھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پانچواں رسالہ مبارکہ۔ محبوب کبریا صلے اللہ علیہ وسلم حلیمہ سعدیہ کے گھر میں

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد والہ و اصحابہ اجمعین. امابعد: ہم نے اس مختصر رسالہ میں محبوب کبریا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے ابتدائی چند سالوں کے حالات وواقعات جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اللہ تعالیٰ اسے شرف مقبولیت بخشے اور ذریعۂ مغفرت بنائے۔آمین بجاہ النبی الامین صلے اللہ علیہ وسلم۔

ولادت باسعادت

نبیٔ مکرم رسول معظم محبوب کبریا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کے حمل شریف کو جب چاند کے حساب سے نو مہینے پورے ہو گئے تو آپ ۱۲ ربیع الاول کو دوشنبہ (سوموار) کے دن فجر کے وقت جبکہ ابھی بعض ستارے آسمان میں نظر آرہے تھے پیدا ہوئے۔ بوقت ولادت آپ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے ہوئے تھے۔ آپ کا سر آسمان کی جانب اٹھا ہوا تھا۔آپ کا بدن مبارک بالکل پاکیزہ اور ستھرا تھا۔ کستوری کی طرح تیز خوشبو آتی تھی۔ ختنہ کیے ہوئے ناف بریدہ تھے۔ چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح منور اور قدرت الٰہی سے آنکھیں سرگیں تھیں اور دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت چمک رہی تھی۔ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ دائماً کثیراً۔

آپ کی ولادت باسعادت کے وقت آپ کے دادا عبدالمطلب خانۂ کعبہ کا طواف کر رہے

تھے۔ حضرت آمنہ نے انہیں بلا بھیجا تو آپ گھر آئے۔ حضرت کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے اور بیت اللہ شریف میں لے جاکر آپ کے لئے صدق دل سے دعا کی اور اس نعمت عظمٰی کے ملنے کا شکریہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ادا کیا۔ آپ کے چچا ابولہب کو اس کی باندی ثویبہ نے آپ کی ولادت کی خوشخبری سنائی تو اس نے اس خوشی میں ثویبہ کو آزاد کر دیا۔

محبوب کبریا جس مہینے میں اس دنیا میں تشریف لائے اس کا نام ربیع الاول تو تھا ہی مگر وہ موسم بھی ربیع یعنی بہار کا تھا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

؎ ربیع فی ربیع فی ربیع ۔ ونور فوق نور فوق نور (سیرت رسول عربی ص ۴۰)

یعنی موسم بہار میں ربیع الاول کے مہینے میں محبوب کبریا اس حال میں تشریف لائے کہ آپ نور تھے اور آپ کے نور کے اوپر نور تھا اور اس دوسرے نور کے اوپر بھی نور تھا۔ یعنی کائنات میں ہر سمت نور ہی نور تھا۔

؎ جب ہوئے پیدا محمد نور پھیلاتے ہوئے آئے قدسی سرزمیں پہ پھول برساتے ہوئے

؎ فرش نوری، عرش نوری، ذرہ ذرہ نور ہے نور کا دربار ہے ہر سمت چھایا نور ہے

نور گھر میں نور باہر پتہ پتہ نور ہے بلکہ یوں کہیے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے

؎ ہمہ آفاق زانوار منور گشتہ ہمہ اکناف زاخلاق معطر گردید

شیر نوشی کی ابتداء

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے ابولہب کی باندی ثویبہ نے دودھ پلایا۔ ثویبہ ولادت کی بشارت لے کر ابولہب کے پاس گئی اور بتایا کہ تیرے مرحوم بھائی

عبداللہ کے گھر ایک نونہال تشریف لائے ہیں۔ اس پر خوش ہو کر ابولہب نے ثویبہ کو آزاد کر دیا اور حکم دیا کہ جاؤ اور انہیں دودھ پلاؤ۔ (اشرف السیر مؤلفہ مفتی شریف الحق امجدی ص ۱۵۰)

ابولہب کے عذاب میں تخفیف

حدیث شریف میں ہے کہ ولادت پاک کی خوشی میں باندی آزاد کرنے کے صلے میں عذاب شدید میں مبتلاء ہونے کے باوجود ہر سوموار کو ابولہب پر عذاب میں کچھ تخفیف ہو جاتی ہے اور کلمے کی انگلی اور انگوٹھے کی درمیانی گھائی سے اسے پانی مل جاتا ہے۔ یہ مضمون شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے علاوہ کثیر علمائے اسلام مثل علامہ جزری و علامہ احمد خطیب قسطلانی وعلامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی اپنی تصانیف مبارکہ میں تحریر فرمایا ہے۔ (اشرف السیر ص ۱۵۰)

عید میلادالنبی منانے کی شرعی دلیل

علمائے اسلام نے ابولہب کے اس واقعہ کو عید میلادالنبی منانے کی دلیل قرار دیا ہے۔ امام قسطلانی فرماتے ہیں۔ ''امام ابن الجوزی نے فرمایا ہے کہ جب یہ ابولہب کافر جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا۔ میلاد محمدی کی شب میں آپ کی ولادت کی خوشی ظاہر کرنے پر جزا دیا گیا تو پھر اُس امتی مسلمان موحد کا کیا حال ہے جو آپ کی محبت میں ولادت کی خوشی ظاہر کرتا اور حسب توفیق اپنا مال خرچ کرتا ہے۔ لعمری انما یکون جزآءہ من اللہ الکریم ان یدخلہٗ بفضلہ العمیم جنات النعیم۔ میری بقاء کی قسم اس کی جزاء کرم کرنے والے اللہ کی طرف سے یہی ہے کہ وہ اُسے اپنے لطف وکرم سے نعمتوں

والی جنتوں میں داخل فرمائے۔" (المواہب اللدنیہ۔ جلد اوّل۔ ص ۷۸)

مسلمان ہمیشہ سے عید میلاد مناتے چلے آرہے ہیں

امام قسطلانی مندرجہ بالا عبارت کے بعد لکھتے ہیں۔ ولازال اهل الاسلام یحتفلون بشهر مولده علیه السلام و یعملون الولائم و یتصدقون فی لیالیه بانواع الصدقات و یظهرون السرور و یزیدون فی المبرات و یعتنون بقراۃ مولده الکریم و یظهر علیهم من برکاته کل فضل عمیم۔ مسلمان ہمیشہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینے میں محفلیں منعقد کرتے رہے ہیں ولیمے کی دعوتیں کرتے رہے ہیں۔ اس ماہ مقدس کی راتوں میں قسم قسم کی اشیاء صدقہ کرتے رہے ہیں، خوشی ظاہر کرتے رہے ہیں، نیک کاموں میں زیادتیاں کرتے رہے ہیں۔ اور مولود شریف پڑھنے کا اہتمام کرتے رہے ہیں اور ان لوگوں پر ان کاموں کی برکتوں سے ہر عمومی فضل ظاہر ہوتا رہا ہے۔ (المواہب اللدنیہ جلد اول ص ۷۸)

میلاد کی تیس ۳۰ عیدوں کا ثبوت

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی المواہب اللدنیہ کی مذکورہ بالا عبارت کے بعد لکھتے ہیں۔ ومما جرّب من خواصه انه امان فی ذلک العام و بشری عاجلة بنیل البغیة والمرام فرحم الله امرأ اتخذ لیالی شهر مولده المبارکة اعیاداً۔ اور محفلِ میلاد کے خواص میں سے اس کا تجربہ شدہ ایک خاصہ یہ ہے کہ یہ محفل اس سال میں امن وامان کا سبب بنتی ہے اور حاجات و مقاصد کے حصول کی پیشگی خوشخبری ہوتی ہے۔ سو اللہ اس شخص پر رحم کرے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مہینے (ربیع الاول) کی

بابرکت راتوں کو عیدیں مناتا ہے۔ (الانوار المحمدیہ من المواہب اللدنیہ ج ا ص ۲۹)

باہوش مسلمان علامہ نبھانی کی اس عبارت کو پڑھیں سمجھیں اور جانیں کہ نہ صرف یہ کہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ ہی کو عید منانا شرعاً جائز ہے بلکہ اس ماہ مقدس کی ہر ایک رات کو عید منانا بھی شرعاً ماذون ہے۔ والحمدللہ علیٰ ذلک۔

والدۂ محترمہ کی شیر خوارگی

ثویبہ کے علاوہ سات دن تک آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو دودھ پلایا۔ پھر یہ سعادت حضرت حلیمہ سعدیہ کے حصے میں آئی اور مدت رضاعت تک آپ نے حضرت حلیمہ کا دودھ پیا۔ (اشرف السیر ص ۱۵۱)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضاعی مائیں۔

''شیخ محمد رضا مصری نے کتاب ''محمد رسول اللہ'' میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو آٹھ عورتوں نے اپنا دودھ پلایا۔ ان میں سب سے پہلی آپ کی والدۂ محترمہ ہیں پھر آپ کے چچا ابولہب کی لونڈی ثویبہ ہیں۔ انہیں میں خولہ بنت منذر اور ام ایمن ہیں۔ انہی میں حلیمہ کے علاوہ سعدیہ نامی ایک اور خاتون ہیں اور قبیلہ بنی سلیم کی تین کنواری عورتیں ہیں۔ نیز آپ کی رضاعی ماؤں میں ام فروہ کا نام بھی آتا ہے۔'' (ماہنامہ ضیائے حرم لاہور بابت دسمبر ۱۹۸۹ء ص ۱۶۱)

فاطمہ بنت اسد رضاعی ماں نہیں ہیں

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدۂ محترمہ فاطمہ بنت اسد نے حضور پاک علیہ السلام کو دودھ نہیں پلایا۔ لیکن حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر پرورش پائی اس

لئے آپ انہیں ماں کہا کرتے تھے۔'' (ضیائے حرم مذکور بالا)

رضاعت حلیمہ کے مقدر میں کی گئی تھی

جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ہاتف غیبی نے بلند آواز میں کہا'' اس درِ یتیم کی پرورش کون کرے گا جس کی قیمت جیسا کوئی موتی نہیں؟'' پرندوں نے کہا۔ ہم ان کی پرورش کریں گے اور ان کی باعظمت خدمت کو اپنے لئے متاع غنیمت بنائیں گے۔ وحشی جانور بولے۔ ہم ان کی پرورش کے سبب سے شرف واحترام کے زیادہ حقدار ہیں۔ ہاتف کی زبان نے جواب دیا۔ یا جمیع المخلوقات ان اللہ تعالیٰ قد کتب فی سابق حکمتہ القدیمۃ ان نبیہ الکریم یکون رضیعاً لحلیمۃ الحلیمۃ۔ اے ساری مخلوقات! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت قدیمہ سابقہ میں یہ لکھ رکھا ہے کہ اس کے باکرامت نبی کو حلم والی حلیمہ نامی خاتون اپنا رضاعی بیٹا بنائے گی۔ (المواہب اللدنیہ ج ا ص ۷۹)

والدۂ ماجدہ کو حکمِ غیبی

جب حلیمہ سعدیہ آپ کو لینے کے لئے حضرت آمنہ کے پاس آئیں اور آپ کو پہلی مرتبہ اپنا دودھ پلایا تو حضرت آمنہ نے فرمایا۔'' اے مہربان اور شریف دائی یہ بڑی شان والا بچہ ہے۔ پھر وہ سب کچھ بتایا جو آپ نے ولادت باسعادت کے وقت دیکھا تھا پھر فرمایا۔ مجھ سے تین راتوں سے کوئی برابر کہہ رہا ہے کہ اپنے بچے کو قبیلہ بنی سعد بن بکر اور اس میں بھی آل ابوذوہیب میں دودھ پلوانا۔ یہ مژدہ سن کر حلیمہ نے کہا میں ابوذوہیب کی بیٹی ہوں۔ میرے باپ کا نام عبداللہ بن حارث اور کنیت ابوذؤیب ہے اور میرے شوہر کا نام حارث

بن عبدالعزیٰ ہے۔ اس گفتگو کے بعد خیر و برکت کے اس مخزن کو اپنے سینے سے چمٹائے حلیمہ اپنے خیمہ میں لوٹ آئی۔'' (روزنامہ جنگ راولپنڈی بابت ۷ جولائی ۱۹۹۸ء)

شرفائے عرب کا دستور

شرفائے عرب کا دستور تھا کہ اپنے نومولود بچوں کو بدوی قبائل میں پرورش کے لئے دیہاتوں میں بھیج دیتے تھے۔ تاکہ کھلی فضاء میں بچوں کو بھرپور نشوونما حاصل ہو۔ اور ان میں عربوں کی فطری خصوصیات اور فصاحت لسان پیدا ہو۔ اس غرض سے بنی سعد کی دودھ پلانے والی عورتیں کھاتے پیتے گھروں کے شیرخوار بچوں کی تلاش میں سال میں دو مرتبہ مکہ میں آتی تھی اور اس خدمت کے عوض میں بچوں کے باپ انہیں نہال کر دیتے تھے۔ اس بار دس عورتیں آئی تھیں اور سوائے حلیمہ سعدیہ کے سب عورتوں کو بچے مل گئے تھے۔ حلیمہ کے ساتھ ان کے شوہر حارث بھی آئے تھے۔ (روزنامہ جنگ مذکور بالا)

حلیمہ کا مکہ کی جانب سفر

حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں ''میں سبزی مائل رنگ کی گدھی پر سوار ہو کر نکلی جو قافلہ سے بہت پیچھے رہ گئی تھی۔ اور ہم ایسے سال میں نکلے تھے کہ اس میں سخت قحط پڑا ہوا تھا اور کوئی شے باقی نہیں رہی تھی۔ ہمارے ساتھ ایک اونٹنی بھی تھی جو خدا کی قسم ایک قطرہ دودھ نہیں دیتی تھی اور میرے ساتھ ہمارا بچہ تھا جو رونے چیخنے کی وجہ سے رات کے وقت سوتا ہی نہیں تھا۔ میرے پستانوں میں اتنا دودھ نہیں تھا جو اُسے کفایت کرتا اور نہ ہی ہماری اونٹنی کے تھنوں میں اتنا دودھ تھا جو ہمارے بچے کی غذا بنتا مگر ہمیں خوشحالی ملنے کی امید تھی۔ (الوفاء باحوال المصطفےٰ جلد اول ص ۱۰۸)

حلیمہ سعدیہ کی مکہ میں آمد

حلیمہ فرماتی ہیں۔" جب ہم مکہ میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر عورت پر پیش کیا گیا لیکن کسی عورت نے بھی انہیں اس وجہ سے نہ لیا کہ آپ یتیم ہیں۔ میرے سوا قافلہ کی سب عورتوں کو بچے مل گئے تھے۔ اور اب صرف یہی یتیم بچہ ہی باقی تھا۔ میں نے دل میں سوچا کہ میں بچے کو لیے بغیر مکے میں جاؤں گی تو یہ بات میرے لئے بہت معیوب ہوگی۔ میں نے خاوند سے کہا۔ **واللہ لارجعن الی ذلک الیتیم فلآخذنہٗ** ۔ اللہ کی قسم میں اس یتیم بچے کے پاس ضرور جاؤں گی اور میں اسے ضرور لے لوں گی۔ یہ کہہ کر میں عبدالمطلب کے پاس پہنچی۔" (الوفا، باحوال المصطفےٰ جلد اول ص ۱۰۸)

حلیمہ کی عبدالمطلب سے ملاقات

حلیمہ فرماتی ہیں۔" جب میں عبدالمطلب کے پاس پہنچی اور انہوں نے مجھے دیکھا تو میں نے ان سے بچہ مانگا۔ عبدالمطلب نے کہا۔ میرے پاس یتیم بچہ ہے۔ میں نے یہ بچہ ہر عورت پر پیش کیا لیکن سب عورتوں نے بدقسمتی سے اسے اس وجہ سے لینے سے انکار کر دیا کہ یہ یتیم بچہ ہے۔ یہ سن کر میں نے کہا۔ **رضیت بجمالہ ولیس لی رغبۃ فی غیر وصالہ** ۔ میں اس بچے کے حسن وجمال پر راضی ہوگئی ہوں اور اسے حاصل کرنے کے سوا میری کوئی تمنا نہیں ہے۔ آپ نے پوچھا۔ تیرا نام کیا ہے؟ میں نے کہا حلیمہ سعدیہ۔ فرمایا۔ حلم اور سعد میں ابدی سعادت موجود ہے۔ یہ کہہ کر آپ مجھے آمنہ کے گھر میں لے

گئے۔ میں نے بچے کو سویا ہوا دیکھا تو اس کے سینے پر اپنا ہاتھ رکھا۔ بچے نے اپنی آنکھیں کھولیں تو ایک نور نکلا جو آسمان میں چلا گیا۔" (نزہۃ المجالس، جلد ج ا ص ۱۰۱)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حلیمہ کی گود میں

حلیمہ فرماتی ہیں۔ "میں نے یہ یتیم بچہ لے لیا اور میں اپنے ٹھکانے پر چلی آئی۔ میرے خاوند نے پوچھا۔ کیا تو نے یتیم بچہ حاصل کیا ہے؟ میں نے کہا۔ ہاں۔ کیونکہ مجھے اور کوئی بچہ ملا ہی نہیں۔ فرمایا۔ **اصبت عسیٰ اللہ ان یجعل فیہ خیراً**۔ تو نے اچھا کیا۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے میں خیر رکھے گا۔ اللہ کی قسم۔ جب میں نے بچے کو اپنی گود میں لیا اور اپنا پستان اس کے منہ میں ڈالا تو دودھ اتر آیا۔ جسے انہوں نے تسلی سے پیا۔ اور ان کے رضائی بھائی نے بھی سیر ہو کر پیا۔ میرا خاوند حارث رات کے وقت اونٹنی کے پاس گیا تو اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے۔ اس نے دودھ دوہا اور سیر ہو کر پیا۔ میں نے بھی سیر ہو کر پیا۔ ہم نے وہ رات خوب کھاتے پیتے حال میں گزاری تو میرے خاوند نے کہا۔ **واللہ یا حلیمۃ ماارٰک الا قد اصبت نسمۃ قد نام صبیاننا و قد روینا**۔ اللہ کی قسم۔ اے حلیمہ میں سمجھتا ہوں کہ تو نے برکت والا بچہ حاصل کیا ہے۔ ہمارے بچے سو گئے ہیں اور ہم نے بھی سیر ہو کر دودھ پیا ہے۔ (الوفاء باحوال المصطفےٰ۔ جلد اول ص ۱۰۸) کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

مبارک تجھے یہ بڑائی حلیمہ ۔ بڑے حلم والے کو لائی حلیمہ
وہ اللہ والا تری گود میں ہے ۔ ثنا گر ہے جس کی خدائی حلیمہ
بنی سعد کا دشت رشکِ چمن ہے ۔ گل ہاشمی چن کے لائی حلیمہ

حلیمہ کی رسول اللہ سے پہلی ملاقات کی کیفیت

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں۔ ''میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی تو وہ اس حال میں تھے کہ آپ دودھ سے زیادہ سفید رنگ کے اونی کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔ اور اس کپڑے سے کستوری کی خوشبو جیسی خوشبو آ رہی تھی۔ اور آپ کے نیچے سبز رنگ کا ریشمی کپڑا بچھا ہوا تھا اور آپ اپنی گدی کے بل لیٹے ہوئے خراٹے لے رہے تھے۔ میں نے انہیں اس حال میں دیکھا تو میں نے ان کے حسن وجمال کی وجہ سے انہیں جگانے میں خوف محسوس کیا۔ پھر میں قدرے ان کے قریب چلی گئی اور میں نے اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھا تو آپ کھل کر مسکرائے اور مجھے دیکھنے کے لئے اپنی آنکھیں کھول دیں۔ میرے دیکھتے دیکھتے ان کی آنکھوں سے ایک نور نکلا جو آسمان میں چلا گیا پھر میں نے ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ (المواھب اللدنیہ ج ا ص ۷۹)

دودھ پینے میں انصاف

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں۔ پہلی ملاقات کے وقت جب میں نے اپنا دایاں پستان ان کے منہ میں ڈالا تو آپ نے جتنا چاہا اتنا پیا پھر میں نے انہیں اپنے بائیں پستان کی طرف موڑا تو آپ نے اس سے پینے سے انکار کر دیا۔ وکانت تلک حالہ بعد۔ اس کے بعد بھی آپ کا یہی حال رہا۔ کہ آپ دائیں پستان سے دودھ پیتے تھے اور بایاں پستان اپنے بھائی کے لئے چھوڑ دیتے تھے۔ اہل علم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہام کیا تھا کہ آپ کا ایک رضائی بھائی ہے اس لئے انصاف سے کام لیں۔ (المواھب اللدنیہ

ج ا ص ۷۹)

مکے میں حلیمہ کا قیام

اس گراں مایہ دولت کو پانے کے بعد حلیمہ نے تین دن مکہ میں قیام کیا حضرت حلیمہ فرماتی ہیں۔ کہ ایک رات دیر گئے میری آنکھ کھلی تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک نور نے آپ کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے اور ایک سبز پوش شخص آپ کے سرہانے کھڑا ہے۔ میں نے آہستہ سے اپنے شوہر کو جگایا تو اس نے خاموش رہنے کا اشارہ کیا جب وہ کیفیت جاتی رہی تو کہا۔ اے حلیمہ اس بچے کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ وہ ذات گرامی ہے جس کی پیدائش پر یہودی پادری پریشان ہیں اور ان کی نیندیں حرام ہوگئی ہیں۔ یوں ہی اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرتا رہے گا۔ (روزنامہ جنگ۔ ۷ جولائی ۱۹۹۸ء)

حلیمہ کا اپنے گھر کی طرف سے سفر کرنا

حلیمہ فرماتی ہیں۔" ہمارے قافلہ کی عورتوں نے بچے حاصل کر لینے کے بعد بچوں کی ماؤں کو الوداع کیا اور میں نے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سے رخصت مانگی اور اپنی گدھی پر سوار ہوگئی۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی گود میں رکھ لیا۔ میں نے اپنی گدھی کو دیکھا کہ اس نے کعبۃ اللہ کی طرف تین سجدے کیے۔ پھر آسمان کی طرف اپنا سر اٹھایا اور چل پڑی یہاں تک کہ وہ قافلہ کے تمام چوپایوں سے آگے نکل گئی۔ یہ بات دیکھ کر قافلہ والے مجھ پر حیران ہونے لگے اور قافلہ کی عورتیں جو میرے پیچھے رہ گئی تھیں پکار کر کہنے لگیں۔ یا بنت ابی ذؤیب اھذا اتانک التی کنت علیھا وانت جائیۃ معنا تخفضک طورا وترفعک طورا۔ اے ابوذویب کی بیٹی! کیا یہ وہی گدھی ہے جس

پر تو ہمارے ساتھ آئی تھی اس حال میں کہ وہ کبھی تجھے نیچے لے جاتی تھی اور کبھی اوپر کو اچھالتی تھی۔ میں نے کہا۔ اللہ کی قسم یہ وہی گدھی ہے۔ یہ سن کر وہ تعجب میں پڑیں اور کہنے لگیں کہ بلاشبہ حلیمہ کی گدھی کی شان بہت بڑی ہے۔'' (المواہب اللدنیہ جلد اول ص ۸۰)

حلیمہ کی گدھی کی گفتگو

حلیمہ فرماتی ہیں۔ ''میں نے اپنی گدھی کو کہتے ہوئے سنا۔ بلاشبہ میرے لئے عظمت ہے پھر میرے لئے عظمت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مرنے کے بعد مجھے زندہ کیا اور کمزور ہو جانے کے بعد قوت بخشی۔ ویحکن یا نسآء بنی سعد انکن لفی غفلة وهلی تدرین من علی ظهری علی ظهری خیار النبیین و سیدالمرسلین و خیر الاولین والآخرین وحبیب ربّ العالمین۔ اے بنی سعد کی عورتو! تم پر افسوس۔ تم اس بات سے غافل ہو کہ میری پیٹھ پر کون سوار ہے۔ میری پیٹھ پر سب نبیوں سے افضل، سب رسولوں کے سردار، اولین و آخرین سے بہتر شخصیت اور رب العالمین کے حبیب سوار ہیں۔'' (المواہب اللدنیہ جلد اول ص ۸۰)

حلیمہ کے گھر میں برکتیں ہی برکتیں

حلیمہ فرماتی ہیں۔ ''پھر ہم قبیلہ بنی سعد بن بکر کے گھروں میں پہنچ آئے۔ یہ علاقہ سب سے زیادہ قحط زدہ تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں حلیمہ کی جان ہے۔ صبح سویرے لوگوں کے چرواہے اپنی بکریاں چرنے کے لئے چھوڑتے تو وہ بھوکے کمزور واپس آتے اور میرا چرواہا میری بکریاں چھوڑتا تو وہ اس حال میں لوٹتیں کہ ان کے تھنوں میں

دودھ بھرا ہوتا تھا۔ یہ دیکھ کر لوگ اپنے چرواہوں کو کہتے۔ تمہاری خرابی تم اپنی بکریاں اُدھر کیوں نہیں چراتے جدھر حلیمہ کا چرواہا اپنی بکریاں چراتا ہے پھر لوگوں کے چرواہے میرے چرواہا کے ساتھ بکریاں چرانے لگے لیکن شام کے وقت میری بکریاں تو خوب سیر ہوتیں اور ان کے تھنوں میں خوب دودھ ہوتا مگر دوسرے لوگوں کی بکریاں بھوکی ہوتیں اور ان کے تھنوں میں دودھ بھی نہ ہوتا تھا۔" (الوفاء باحوال المصطفےٰ ج ا ص ۱۰۹) (المواھب اللدنیہ جلد اول ص ۸۰)

حلیمہ کے جانوروں میں برکت

صرف یہی نہیں کہ آپ کی برکت سے حلیمہ کے گھر دودھ کی فراوانی ہوگئی تھی بلکہ حلیمہ کے جانوروں میں بھی اضافہ ہوتا جاتا تھا اور وہ امیر اور معزز بنتی چلی گئیں۔ امام قسطلانی فرماتے ہیں۔ فللہ درھا من برکة کثرت بھامواشی حلیمة ونمت وارتفع قدرھا بہ وسمت ولم تزل حلیمة تتعرف الخیر والسعادة وتفوزمنه بالحسنیٰ وزیادة۔ سووہ برکت اللہ کے لئے ہے جس کے سبب سے حلیمہ کے مویشیوں میں کثرت ہوئی اور وہ بڑھ گئے اور اس وجہ سے حلیمہ کی عزت اونچی اور وقار بلند ہوگیا اور حلیمہ خیر وسعادت مندی میں مشہور ومعروف ہوگئیں۔ لقد بلغت بالھاشمی حلیمة. مقاماً علافی ذروة العزو المجد وزادت مواشیھا واخصب ربعھا. وقد عم ھذا السعد کل بنی سعد۔ حلیمہ ہاشمی (محمد) صلے اللہ علیہ وسلم کے سبب سے اس بلند مرتبہ کو پہنچ گئیں جو عزت اور بزرگی کے کنگرے سے برتر ہے۔ ان کے مویشی بڑھ گئے اور ان کا علاقہ سرسبز وشاداب ہوگیا تو یہ خوشحالی بنی سعد کے پورے قبیلے کو ملی۔ (المواھب

اللدنیہ جلد اول ص ۸۰)

حلیمہ کے گھر میں رات بھر روشنی رہتی تھی

حلیمہ فرماتی ہیں۔ ''میری ایک عزیزہ قریب کی تھی پڑوس بھی تھا۔ ایک دن کہنے لگی حلیمہ بڑی امیر ہوگئی ہے۔ جب سے قحط سالی ہوئی ہے تیرے گھر میں تو ویسے ہی دیا نہیں جلاتھا اب ساری ساری رات دیا جلتا رہتا ہے۔ اور تیرے گھر سے روشنی پھوٹ کر نکلتی رہتی ہے۔ میں نے کہا۔ نہیں بہن میں دیا نہیں جلاتی بلکہ یہ ایک نور ہے جو محمد کے چہرے سے دمکتا رہتا ہے۔'' (ماہنامہ۔ضیائے حرم لاہور۔اپریل ۲۰۰۵ء)

فرشتے آپ کا جھولا جھولتے تھے

کتاب فتح الباری میں سیرت واقدی سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت کے ابتدائی دنوں میں کلام کیا اور ابن سبع نے آپ کے خصائص میں یہ بات لکھی ہے کہ فرشتے آپ کے جھولا کو حرکت دیتے تھے تو وہ حرکت میں آجاتا تھا۔ (المواھب اللدنیہ جلد اول ص ۸۱)

چاند سے کھیلنا

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے آپ سے فرمایا۔ مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی دعوت آپ کی نبوت کی ایک نشانی نے دی تھی اور وہ یہ کہ میں نے دیکھا کہ آپ اپنے جھولے میں چاند سے گفتگو کرتے ہیں اور اسے اپنی انگلی سے جدھر اشارہ کرتے ہیں وہ اس طرف کو مڑ جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ انی کنت احدثہ ویحدثنی ویلھینی عن البکاء واسمع وجبتہ حین یسجد تحت العرش ۔ میں چاند سے

باتیں کرتا تھا تو وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جب وہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا تھا۔ (المواھب اللدنیہ جلد اول ص ۸۰) (ماثبت من السنہ ص ۱۶۱)

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں ۔ کیا ہی چلتا تھا اشاروں پہ کھلونا نور کا

حلیمہ کی لوری

ابن الطراح فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ محمد بن معلیٰ ازدی کی کتاب الترقیص میں یہ شعر دیکھا ہے جس کو حلیمہ لوری دیتے وقت پڑھا کرتی تھیں۔ یا رب اذ اعطیتہ فأبقه وأعله الی العلا وأرقه وادحض اباطیل العدا بحقه ۔ اے میرے رب! جب تو نے ہمیں محمد عطا کیے ہیں تو تو ان کو باقی رکھ اور بلند درجہ پر پہنچا اور آپ کے حق میں دشمنوں کی دشمنیاں ذلیل وخوار کردے۔ (المواھب اللدنیہ جلد اول ص ۸۱) (ماثبت من السنہ ص ۱۶۱)

شیماء کی لوری

حلیمہ سعدیہ کی سب سے بڑی بچی شیماء اکثر آپ کو اٹھائے رکھتی تھی اور بہلاتی رہتی تھی۔ اس دوران لوری دیتے وقت وہ یہ شعر پڑھتی تھی۔ ھذا اخ لم تلده امی. ولیس من نسل ابی وامی. فدیتہ من مخول معسی. فانمه اللھم فیما تنمی ۔ یہ وہ میرا بھائی ہے جس کو میری ماں نے جنا نہیں ہے۔ اور نہ وہ میرے باپ اور چچا کی نسل سے ہے۔ میں اپنے ماموؤں اور چچاؤں کو ان پر قربان کرتی ہوں۔ اے خدا تو ان کی نشوونما ان

میں کر جن کی نشو و نما تو کیا کرتا ہے۔ (المواھب اللدنیہ جلد اول ص ۸۱) (ماثبت من السنہ ص ۱۶۱)

ابتدائی عاداتِ کریمہ

حلیمہ کہتی ہیں کہ ایام شیر خوارگی میں آپ عام بچوں کی طرح بول و براز سے اپنے کپڑوں کو گندا نہیں کرتے تھے۔ آپ کا ضروریات سے فارغ ہونے کا وقت مقرر تھا۔ اگر کبھی آپ کا ستر کھل جاتا تو جب تک اسے ڈھانپ نہ دیا جاتا آپ روتے رہتے تھے۔ آپ کا دہن مبارک ہمیشہ صاف اور پاک ہوتا تھا۔ میں جب کبھی آپ کا منہ دھونا چاہتی تو دیکھتی کہ اس کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی ہے۔ آپ کی نشو و نما بڑی تیزی سے ہوتی تھی۔ جب آپ پاؤں پاؤں چلنے لگے تو زیادہ تر آپ سے شیماء ہی کھیلا کرتی تھی۔ ایک بار انہوں نے آپ کو بہت تنگ کیا تو آپ نے غصہ میں آ کر ان کے کندھے پر اس زور سے کاٹا کہ دانتوں کے نشان پڑ گئے۔ اس وقت کی یہ زحمت نصف صدی بعد سبب رحمت بنی اور وہ اس طرح سے کہ سن ۹ ہجری کے غزوہ ہوازن میں جب شیماء مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئیں تو انہوں نے کہا۔ میں تمہارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی رضائی بہن ہوں۔ اس بات کے سننے پر مجاہدین نے انہیں بڑے احترام سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا۔ بوڑھی شیماء نے بچپن کا واقعہ یاد دلایا اور ثبوت کے طور پر اپنے کندھے پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دانتوں کے کاٹے کا نشان دکھلایا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ واقعہ یاد آ گیا اور آپ نے اپنی چادر بچھا کر انہیں عزت و احترام سے بٹھایا اور گزشتہ حالات کے یاد دلانے پر آپ آب دیدہ ہو گئے۔ فرمایا۔ میرے پاس رہنا چاہتی ہو تو بہن کی طرح رہو۔

وہ ایمان لائیں اور عرض کیا کہ میں اپنے لوگوں میں لوٹ جانا چاہتی ہوں۔ آپ نے بہت کچھ دے کر محبت کے ساتھ ان کے خاندان والوں کے پاس انہیں بھیج دیا۔ اس عطا میں تین غلام باندیاں کچھ اونٹ اور بہت سی بکریاں شامل تھیں۔'' (روزنامہ جنگ بابت ۷ جولائی ۱۹۹۸ء)

آپ کی سب سے پہلی گفتگو

حلیمہ فرماتی ہیں۔ کہ جب میں نے دودھ چھڑایا تو آپ کی زبان اقدس پر پہلا جملہ یہ جاری ہوا۔ اللہ اکبر کبیراً والحمد للہ کثیراً و سبحان اللہ بکرۃ واصیلاً۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ کے لئے بہت تعریفیں ہیں اور اللہ کے لئے صبح و شام پاکی ہے۔'' (المواہب اللدنیہ جلد اول ص ۸۱) (ماثبت من السنۃ ص ۱۶۳)

آپ کا ہر رات کا وظیفہ

حلیمہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو آہستہ آہستہ یہ پڑھتے تھے لاالٰہ الااللہ قدوساً نامت العیون الرحمن لا تأخذہ سنۃ ولا نوم۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہر عیب سے منزہ ہے۔ آنکھیں سو گئیں لیکن رحمٰن کو نہ اونگھ ہے نہ نیند۔'' (اشرف السیر ص ۱۵۶)

کھیل سے اجتناب

جب ہاتھ پاؤں میں چلنے پھرنے کی قوت آئی۔ کھیلنے کودنے کے دن آئے اور بچے کھیلتے کودتے لیکن آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کھیل میں شریک نہ ہوتے۔ دور سے کھڑے ہو کر انہیں دیکھتے اور انہیں کھلنے کودنے سے منع فرماتے۔ جب بچے اپنے شغل میں شریک

ہونے کو کہتے تو آپ فرماتے میں دنیا میں کھیلنے کے لئے نہیں آیا ہوں۔ (اشرف السیر ص ۱۵۵)

بچپن میں خوش خلقی

آپ صلے اللہ علیہ وسلم میں بچپن کے دور میں رونے دھونے ضد کرنے وغیرہا کسی قسم کی بدخلقی نہ تھی۔ نشوونما غیر معمولی تھی۔ روزانہ آفتاب کے مانند ایک نور آکر آپ کو ڈھک لیتا اور کچھ دیر بعد غائب ہو جاتا تھا۔ بلا ناغہ روز دو سفید پوش مرد یا دو مرغے سفید رنگ کے آتے اور گریبان اقدس میں سما جاتے تھے۔" (اشرف السیر ص ۱۵۵)

حلیمہ کی پہرا داری

حضرت حلیمہ کو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا پاس ادب اتنا ملحوظ تھا کہ ایام رضاعت تک اپنے شوہر کو اپنے قریب آنے نہ دیا۔ گرمی اور دھوپ میں آپ کو کہیں جانے نہ دیتی تھیں۔ ایک دن حلیمہ کی غفلت میں آپ اپنی بہن شیماء کے ساتھ باہر چلے گئے حضرت حلیمہ نے جب آپ کو گھر میں نہ دیکھا تو بے چین ہو گئیں اور آپ کی تلاش میں نکلیں آپ کو شیماء کے ساتھ دیکھ کر شیماء پر بہت خفا ہوئیں کہ دھوپ میں انہیں لیے کہاں پھر رہی ہو۔ شیماء نے کہا اطمینان رکھیں۔ دھوپ سے انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی۔ کیونکہ ان کے سر پر ابر سایہ کیے رہتا ہے۔" (اشرف السیر ص ۱۵۶) (المواهب اللدنیہ جلد اول ص ۸۲)

آپ کی نشوونما کی کیفیت

حلیمہ فرماتی ہیں۔ وکان یشب فی الیوم شباب الصبی فی الشهر و یشب فی الشهر شباب الصبی فی سنة۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن میں اتنے

بڑھتے تھے جتنا کوئی بچہ ایک مہینے میں بڑھتا ہے اور آپ ایک مہینے میں اتنے بڑھتے تھے جتنا کوئی عام بچہ سال میں بڑھتا ہے۔ (الوفاء باحوال المصطفیٰ ﷺ۔ جلد اول ص ۱۰۹)

اختتام رضاعت پر حلیمہ آپ کو والدہ کے پاس لے آئیں

دو سال تک حلیمہ نے آپ کو دودھ پلایا۔ آپ کی نشوونما اور بچوں کی نسبت سے بہت اچھی تھی۔ آپ توانا تندرست اور اپنے ہم عمروں سے زیادہ اونچے پورے تھے۔ جسمانی اعتبار سے آپ چار برس کے دکھائی دیتے تھے۔ حسب معاہدہ اب بچے کو ماں کے حوالے کرنے کا وقت آ گیا تھا۔ حلیمہ مغموم تھیں اور ان کا جی انہیں جدا کرنے پر کسی طرح آمادہ نہ ہوتا تھا۔ لیکن دل پر پتھر رکھ کر حضرت آمنہ کی امانت انہیں سونپنے کے لئے مکہ آئیں۔ اتفاق کی بات تھی کہ ان دنوں مکہ میں کسی وباء کا زور تھا۔ جب حلیمہ نے بچے کو چند سال اور اپنے پاس رکھنے کا خیال ظاہر کیا تو حضرت آمنہ نے وباء کی وجہ سے واپسی پر اصرار نہ کیا۔ یوں حلیمہ سعدیہ کی مراد بر آئی اور وہ خوشی خوشی آپ کو دوبارہ اپنے گھر لے آئی جو خانوادہ حارث لے لئے رحمت ہی رحمت تھے (روزنامہ جنگ مذکورہ بالا)

شقِ صدر

حلیمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ اپنے گھر لے آئیں تو اس کے دو یا تین مہینے بعد یہ واقعہ پیش آیا کہ آپ اپنے رضاعی بہن بھائی کے ساتھ گھروں کے پیچھے مویشیوں میں تھے۔ اچانک آپ کا رضاعی بھائی دوڑتا ہوا گھر آیا اور اس نے کہا۔ دو سفید پوش مرد آئے اور انہوں نے میرے قریشی بھائی کو لٹایا اور اس کا پیٹ پھاڑ دیا۔ حلیمہ فرماتی ہیں۔ یہ سن کر میں اور میرا خاوند اس طرف دوڑے مگر ہم نے آپ کو اس حال میں پایا کہ آپ کھڑے

تھے اور آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ میرے خاوند نے آپ کو گلے لگا لیا اور کہا اے میرے پیارے بچے آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا میرے پاس سفید کپڑوں والے دو مرد آئے اور انہوں نے مجھے لٹایا پھر میرا پیٹ چاک کیا۔ پھر اس میں سے کوئی شئے نکال کر پھینک دی پھر میرا پیٹ درست کر دیا۔ یہ سن کر ہم آپ کو اپنے ساتھ گھر لے آئے۔ میرے خاوند نے کہا اے حلیمہ مجھے ڈر ہے کہ ہمارا یہ بچہ ڈرا ہوا ہے اس لئے آؤ ہم اسے اس کے گھر والوں کے پاس لوٹا آئیں۔ یہ سن کر ہم بچے کو مکہ میں اس کی والدہ کے پاس لے آئے۔ آمنہ نے پوچھا۔ کیا وجہ ہوئی کہ تم بچے کو واپس لے آئے ہو حالانکہ تم اسے اپنے پاس رکھنے کی خواہش مند تھے؟ ہم نے کہا ہم اس بچے کے ضائع ہونے کا اندیشہ رکھتے ہیں۔ آمنہ نے پوچھا۔ اس کی کوئی وجہ ہوگی اس لئے اس بچے کے بارہ میں جو بات ہے وہ مجھے سچ سچ بتاؤ۔ پھر انہوں نے اس بات پر اصرار کیا تم ہم نے انہیں شق صدر کے متعلق تمام باتیں بتائیں۔ فرمانے لگیں کیا تمہیں ڈر ہے کہ اس بچہ کو شیطان نقصان دے گا۔ یہ بات ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم شیطان کو اس بچے پر کوئی راہ نہیں ملے گی۔ اور بلاشبہ میرے اس بچے کی شان بہت بڑی ہے۔ (المواهب اللدنیہ جلد اول ص ۸۲)

یہودیوں کی دشمنی

حضرت حلیمہ بیان کرتی ہیں کی بنی سعد کے کنبے میں رہتے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چند روز ہوئے تھے کہ اس آبادی سے چند یہودیوں کا گزر ہوا۔ حلیمہ نے انہیں بچے کی عظمت شان بیان کی۔ یہ سن کر ایک یہودی نے کہا اسے قتل کر ڈالو۔ اتنے میں دوسرے نے پوچھا کیا اس بچے کا باپ زندہ ہے؟ ڈر کر حلیمہ نے اپنے شوہر کی طرف اشارہ کیا اور کہا

یہ اس بچے کے باپ ہیں اور میں اس کی ماں ہوں۔ یہودیوں نے کہا کہ اگر یہ یتیم ہوتا تو ہمارے ہاتھوں سے نہ بچ سکتا۔ کیونکہ ہماری کتابوں میں ختم نبوت کی نشانیوں میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ جانا بھی شامل ہے۔ (روزنامہ جنگ ۷ جولائی ۱۹۹۸ء)

عکاظ کے میلہ میں سازش

ایک دفعہ حلیمہ آپ کو لے کر عکاظ کے میلے میں گئیں ایک کاہن کی نظر آپ پر پڑی تو وہ چیخ کر کہنے لگا۔ اے عکاظ والو۔ اس بچے کو موت کی گھاٹ اتار دو ورنہ بڑا ہو کر یہ تم سب کو مٹا دے گا۔ یہ سن کر حضرت حلیمہ وہاں سے آپ کو لے کر کھسک گئیں اور میلہ کے ہجوم میں اِدھر اُدھر ہو گئیں۔ اس واقعہ کے بعد حلیمہ نے پھر کبھی آپ کو تنہا نہیں چھوڑا اور ہر وقت آپ کو اپنی نظروں میں رکھا۔ (روزنامہ جنگ بابت ۷ جولائی ۱۹۹۸ء)

آپ نے حلیمہ کی بکریاں چرائیں

حلیمہ فرماتی ہیں۔ ''جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر چوتھے سال میں داخل ہوئی آپ نے فرمایا۔ اماں جان۔ میں دن کے وقت اپنے بہن بھائیوں کو گھر میں نہیں دیکھتا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ میں نے کہا۔ دن کے وقت وہ بکریاں چرانے چلے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی برکت سے عطا کی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ دعینی اخرج معھم الی المرعیٰ۔ آپ مجھے ان کے ساتھ چراگاہ میں جانے کی اجازت دیں۔ پھر آپ نے اپنے اس مطالبہ پر بہت اصرار کیا تو میں نے دوسرے دن انہیں جانے کی اجازت دے دی۔ آپ کھانے پینے کی چیزیں اور عصا لے کر بکریوں کے ساتھ نکلے۔ اور مجھ سے غائب ہو گئے۔ شام کے وقت ہم چراگاہ کی طرف نکلے تو ہم نے آپ کو واپس آتے ہوئے پایا۔

انوار آپ کے آگے آگے تھے اور بکریاں آپ کے پیچھے پیچھے تھیں دن کے وقت ایک بکری کو آپ کے بھائی نے پتھر مارا تو اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اس بکری نے آپ سے شکایت کی تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اس کی ٹانگ درست کر دی۔ حلیمہ فرماتی ہیں میں نے اپنے بیٹے سے پوچھا۔ تو نے دن کے وقت اپنے قریشی بھائی کو کیسے پایا؟ اس نے کہا۔ اماں جان! مامر بحجر ولا مدر ولا سهل ولا جبل ولا شجر ولا وحش ولا طیر الا ویقول السلام علیک یا رسول الله ولا بطأ موضعاً الا نبت الشعب۔ میرا قریشی بھائی جس بھی پتھر یا ٹیلے یا پہاڑ یا درخت یا وحشی جانور یا پرندے کے پاس سے گذرا اس نے کہا السلام علیک یا رسول الله۔ اے اللہ کے رسول آپ پر درود و سلام ہو۔ اور آپ نے جس جگہ کو بھی اپنے قدموں سے شرف بخشا وہاں سبزہ اگ آیا۔"

(نزھۃ المجالس جلد دوم ص ۱۰۲)

حلیمہ کا آخری بار آپ کو والدہ کے سپرد کرنا

حضرت حلیمہ سال میں دو بار حضرت آمنہ سے ان کے نور نظر کو ملانے کے لئے لاتی تھیں۔ ایک روایت کے بموجب چار سال اور دوسری روایت کے مطابق پانچ سال کے بعد صحرائی تربیت کے اس شاہ کار کو آغوش مادر میں بٹھا کر حضرت حلیمہ بوجھل دل کے ساتھ نبو سعد کے ٹھکانے لوٹیں۔ پھر وہ نور دیدہ حضرت آمنہ کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا رہا۔ (روز نامہ جنگ بابت ۷ جولائی ۱۹۹۸ء)

الحمد للہ۔ ہم نے حضور پرنور شافع یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ابتدائی چار پانچ سالوں کے ایمان افروز واقعات و حالات کو جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا اجر عظیم عنایت فرمائے۔ (۲۱ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ۔ ۱۱ مارچ ۲۰۰۷ء)

دورِ حاضر کا اسلامی نصاب

الحمدللہ راقم الحروف حیدری رضوی غفر اللہ تعالیٰ لہٗ کی تصنیف ''مقالات حیدری'' کے چار حصے اللہ کریم جل مجدہٗ کی مہربانی سے شائع ہو گئے ہیں۔ اعتقادیات و تعلیماتِ بزرگانِ دین کے بارہ میں پہلے حصے میں چھبیس مقالے، فقہی مسائل و احکامات کے بارہ میں دوسرے حصے میں چھتیس مقالے، اعتقادی مسائل و احکامات کے بارہ میں تیسرے حصے میں اڑتیس مقالے اور ترغیبات و ترہیبات کے بارہ میں چوتھے حصے میں چھیالیس مقالے کل ایک سو چھیالیس مقالہ جات شامل کتاب کیے گئے ہیں۔ مکمل کتاب کی ضخامت ۱۹۷۶ صفحات ہے چاروں حصے چار رنگے دیدہ زیب ٹائیٹل اور مضبوط جلد کے ساتھ تیار کرائے گئے ہیں۔ بلا مبالغہ اس کتاب کو ''دورِ حاضر کا اسلامی نصاب'' کہا جا سکتا ہے۔ مکمل چار حصوں کا مناسب ہدیہ مبلغ ۶۹۰ روپے رکھا گیا ہے۔ زیادہ تعداد میں خریداری پر خصوصی رعایت دی جائے گی۔ یہ کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے۔ اولیں فرصت میں حاصل کریں۔

ملنے کا پتہ: ابو الکرم احمد حسین قاسم الحیدری

ناظم مکتبہ حیدریہ بازار سہنسہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿ولتكن منكم امة يدعون الى الخير الآية﴾ (پ ۴ رکوع ۲)

اور تمہارے اندر ایک جماعت ہونی چاہیے جو بھلائی کے کاموں کی دعوت دے

سنی بریلوی مسلک کی تنظیم

انجمن احباب اہل سنت

سہنسہ۔ ضلع کوٹلی۔ آزاد کشمیر

سنی احباب جانتے ہیں کہ مخالفین اہلسنت اپنے باطل نظریات وعقائد سواد اعظم اہلسنت میں پھیلانے اور انہیں جادۂ حق سے بھٹکانے کے لیے جگہ جگہ مفت لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے مسلک کے تحفظ اور اپنے عقائد حقہ کی ترویج وتبسیط کا احساس ہے تو پھر انجمن احباب اہل سنت کی ممبر شپ اختیار فرمائیں۔

ہر سنی بریلوی مسلمان مرد ہو یا عورت۔ بچہ ہو یا جوان انجمن ہذا کا ممبر بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ باقاعدگی سے ماہوار ۵ روپے چندہ ادا کرے اس چندہ سے کتب شائع کرا کر مفت تقسیم کرنا انجمن ہذا کا بنیادی مقصد ہے۔

الداعی الی الخیر: ناظم انجمن احباب اہلسنت سہنسہ ضلع کوٹلی۔ آزاد کشمیر